© rasailojaraid.com

کا دیرینہ اور متفقہ مطالبہ منظور کر لیتے تو آج کاروانِ حق کے علماء حق کا پارلیمنٹ کے اندرونی گیٹ کے سامنے تاریخی احتجاجی مظاہروں اور قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق کے صدر اور وزیر اعظم کو ایوان کے گیٹ پر روک کر ان سے الجھنے اور حکمرانوں کی رسوائیوں کی نوبتیں بھی نہ آتیں اور خود دارالحکومت میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور قہر و غضب کے آثار تنبیہات اور تباہی و ہلاکت کے ہولناک مناظر اور قیامت صغریٰ کے حالات سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔

کاش! ارباب حکومت اور اہل بصیرت اپنے لئے اسے تازیانۂ عبرت سمجھ کر مستقبل کے تعمیر کی فکر کرتے اور نظام شریعت سے بغاوت اور جمہور اہل اسلام کے متفقہ مطالبہ شریعت بل سے اعراض و انکار اور تاخیر و التوا کے حربوں سے باز آ کر اس کے نفاذ و منظوری کی سبقت و سعادت کا شرف حاصل کر کے تباہی کے کنارے لگے ہوئے ملکی بیڑے کی حفاظت و سالمیت کا اہتمام کرتے ؎

نہ جانے پھول اُگیں گے کہ آگ برسے گی
تغیرات کی زد پہ ہے گلستاں اپنا

---

۱۰ اپریل کی صبح کو دارالحکومت راولپنڈی میں اس وقت قیامت صغریٰ برپا ہو گئی جب ڈیوٹی پر تعینات افسروں کی بے احتیاطی یا کسی غیر ملکی بڑے ہاتھ کی تخریب کاری کے نتیجے میں اوجڑی کیمپ راولپنڈی میں دھماکہ ہوا، بم تھے کہ اُبل پڑے، مکانات، محلات، کھیل کود کے میدان، بازار، سینما گھر غرض اسلام آباد اور راولپنڈی میں کوئی جگہ ایسی نہ تھی جو بموں کے تباہ کن اور ہولناک مناظر سے محفوظ رہی ہو۔ ایک سو جانیں لقمۂ اجل بنیں اور ایک ہزار افراد زخمی و مجروح ہوئے اور سینکڑوں افراد لولے لنگڑے اور اپاہج ہو گئے کئی خاندان اجڑ گئے اور سینکڑوں بچے یتیم رہ گئے۔ دیدہ عبرت وا ہوتی تو اسے تازیانۂ عبرت سمجھ کر ہمیشہ کے لئے قوم ملت کی سدھار کا فیصلہ کر لیا جاتا اور اس قیامت صغریٰ کے ابتلا سے اذا زلزلت الارض زلزالها ہ واخرجت الارض اثقالها ہ وقال الانسان مالها ہ یومئذ تحدث اخبارها ہ بان ربك اوحیٰ لها ہ الخ فراز کی صدا تو نہ او راس طامۃ الکبریٰ کے ہولناکیوں کے لئے تیاری کا واقعی کچھ سامان بھی فراہم کر لیا جاتا۔

مگر ہوا کیا؟ تین روز تک قومی سطح پر سوگ منانے اور متاثرین کے لئے معاوضے اور آئندہ بھرپور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے اعلانات اور وعدے کئے گئے مگر کیا اس قدر زبانی جمع خرچ ٹی وی اور ریڈیو پر بیانات اور اخباری شہ سرخیوں سے اصل درد کا مداوا ہو سکے گا۔ علماء حق کے احتجاجی مظاہرے، پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کے خطاب سے قبل مولانا سمیع الحق کا صدر ضیاء الحق سے نفاذِ شریعت کا بھرپور مطالبہ اور انتباہ۔ جواباً حسب روایت صدر کے اسلام کی محبت میں مگرمچھ کے آنسو بہانا اور عملاً اپنی ڈگر پر قائم رہنا۔ دوسری طرف ایک بھارتی اداکار دلیپ کمار کی پاکستان آمد، سرکاری سطح پر اس کی زبردست پذیرائی، وزرائے اعلیٰ، مرکزی وزراء، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کا استقبالیوں اور تقاریب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں اس کے گرد گھومنا، راولپنڈی میں دھماکے والی شب، رات گئے تک دارالحکومت کے ذمہ دار افسروں اور مقامی انتظامیہ کے سربراہوں تک کا لیاقت جمنازیم میں راگ رنگ رقص و سرود اور طاؤس و رباب کی محفلیں برپا کرنا جس میں ملک بھر کے فنکاروں ایکٹروں اور ڈانسروں نے لہو و لعب کا ریکارڈ قائم کیا۔ عریانی و بے حیائی کو نچوایا گیا۔ غلط روی اور جنسی انگیخت کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اقتدار کے ذمہ دار افراد طرب و نشاط اور جوشِ مسرت میں دھنوں کی آہنگ میں سر ہلاتے اور تالیاں پیٹتے رہے۔ رنگ رلیوں شہوانی انگیخت اسلام بیزاری بے اعتقادی گمراہی بے راہ روی اور اخلاقی انارکی کے ثقافت کے نام سے ایسے زہریلے ٹیکے لگوائے گئے کہ اسلامی ثقافت مذہبی ذہنیت اور حیا و شرافت کا جنازہ نکال دیا گیا اور یہ حکمران طبقہ قصداً ایسے حالات پیدا کر رہا ہے کہ اسلامی نظام کو اپنانے کی بجائے اسے راستے کی رکاوٹ باور کرایا جائے۔ اداکار دلیپ کمار کی آمد اور تقاریب کی خبروں کو نشریاتی اداروں اور اخبارات نے جس انداز سے لیا اس سے قصداً ارباب بست و کشاد قوم کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ تار و خمار رقص و سرود عیاشی و فحاشی رنگ رلیوں اور بے راہ روی ہی میں ان کی نجات اور قومی ترقی کا راز مضمر ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

ان کا مقصد یہ ہے نفاذِ شریعت کی حمایت میں نوجوانوں کے ہاتھ حکمرانوں کے گریبانوں میں پڑنے کے بجائے داد عیش میں ہلتے رہیں اور رقص و سرود کی محفلوں میں تالیاں بجاتے رہیں۔ جب قوم مجموعی طور پر خوابِ غفلت اور داد عیش کی لمبی چادر تان کر سو گئی۔ علماءِ حق نے اتمامِ حجت کر کے سلطان جائر کے سامنے کلمۂ حق کہہ دیا شہر یار نے حسب سابق پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں اسلام کے درد سے معمور اور عشق و محبت کے جذبات سے بھرپور طویل ترین خطبہ پڑھا اور اس کے ساتھ ہی خلوتوں میں کار دیگر کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی بھی فرمائی تو قدرت نے انذار و انتباہ کے لئے اپنی سخت گیری اور آخرت کی ہولناکیوں کی ایک جھلک دارالحکومت میں بموں کے تباہ کن دھماکوں کی صورت میں دکھا دی۔

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

اور ہم انہیں قریب کا عذاب بھی علاوہ اس بڑے عذاب کے چکھا کر رہیں گے شاید کہ یہ لوگ باز آ جائیں۔

اس موقعہ پر جمعیۃ علماءِ اسلام کے سکریٹری جنرل مولانا سمیع الحق نے ایوانِ بالا سینٹ میں اپنی تحریک التواء پر جو خطاب فرمایا اس کی مفصل رپورٹ تا حال موصول نہ ہو سکی تاہم خلاصہ یہ تھا کہ

"یہ حادثہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو مسلسل دعوت دیتے رہنے کا نتیجہ ہے ارباب اقتدار نے ملک کا رخ غلط سمت پر موڑ دیا ہے پوری قوم کو رقص و سرود اور فن کاروں اور کھلاڑیوں کے لہو و لعب میں مصروف کر دیا ہے جس دن یہ حادثہ رونما ہوا اس رات لیاقت جمنازیم میں ملک بھر کے فن کاروں ایکٹروں اور ڈانسروں کی محفل طاؤس و رباب برپا تھی۔ مقامی انتظامیہ کے سربراہ تک اس میں محو تھے یہاں تک کہ ہسپتالوں میں پوسٹ مارٹم کئے بغیر لاشیں اٹھوانے کا بندوبست بھی نہیں تھا۔ حیرت ہوتی ہے کہ بھارت سے آئے ہوئے ایک اداکار کو ایسا ہیرو بنا دیا گیا ہے گویا کہ وہ کوئی خالد بن ولید یا طارق

© rasailojaraid.com